السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

برلن (مغربی جرمنی) سے ایم اے ملک لکھتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں چندایک سوالات ارسال کررہاہوں آپ قرآن وسنت کی روشنی میں جوابات سے نوازیں۔

زیدامسال حج بیت اللہ کا ارادہ رکھتا ہے مگراس بارے میں مجبوری یہ ہے کہ جب وہ پیشاب کرتا ہے توپہلے اور بعدچند قطرے آتے ہیں۔ یہ چیز عام نہیں ہے بلکہ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ (۱) کیونکہ دوران حج انسان کا پاک رہنا بہت ضروری ہے اورناپاکی میں حج ادا نہیں کرسکتا ہے۔

زید کے سر اور جسم کے بال بھی گرتے ہیں اوردوران حج بال نہیں گرنے چاہئیں۔ (۲)

بکر کے والدین پہلے سے حج ادا کئے ہوئے ہیں 'اب بکر کاحج ادا کرنے کا ارادہ ہے۔ توکیا اس بارے میں والدین سے اجازت لینا بھی ضروری ہے؟ (۳)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پیشاب کے قطروں کی مجبوری ایسی نہیں کہ آپ حج کا ارادہ ترک کردیں۔ حدیث میں اس بیماری کا ذکر آتا ہے اوررسول اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ شلواریا پاجامے کے نیچے کوئی زائد کپڑا (لنگوٹ یا انڈرویئر کی شکل کا) پہن لیا جائے تواس کے بعد اگر قطرے آتے بھی رہیں توکوئی حرج نہیں ہاں اتنی احتیاط ضروری ہے کہ نماز کےلئے ازسر نووضو کرنا ہوگا۔ بہرحال اوپر والا کپڑا پاک اورصاف رہنا چاہئے۔ ایسی صورت میں قطرے آبھی جائیں تونماز اورحج کی ادائیگی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ (۱)

جہاں تک بالوں کے گرنے کا مسئلہ ہے توایس صورت میں جب بال خودگر جائیں تواس پر کوئی سزا یادم نہیں ہے بلکہ قربانی اس صورت میں لازم آتی ہے جب احرام کی حالت میں خودبال کاٹے یا ہاتھ سے کھینچ کر نکال دے۔ (۲) لہذا جوبال خود گرجائیں ان کی وجہ سے حج میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

والدین نے پہلے حج کیا ہو یا نہ کیا ہو اگر اولاد پرحج فرض ہے تووالدین روک نہیں سکتے اورنہ ہی کسی فرض کی ادائیگی کےلئے والدین کی اجازت ضروری ہے۔ ہاں اگر والدین کسی شرعی عذر کی بنیاد پر بکر کو حج سے روکتے ہیں اور اجازت نہیں دیتے توایسی صورت میں والدین کی بات ماننا ہوگی۔ مثلاً والدین اتنے بوڑھے ہیں کہ وہ بکر کے بغیر سخت تکلیف یا مصیبت میں مبتلا ہوجاتے ہیں توایسی صورت میں بکرکو ان کےلئے کوئی معقول انتظام کرکے ان سے اجازت لینا ہوگی لیکن عام حالات میں والدین کی اجازت حج کےلئے کوئی شرط نہیں ہے۔ (۳)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص353

محدث فتویٰ